



رئاسة الشؤون الدينية
بالمسجد الحرام والمسجد النبوي

اردو

اردو

ثَلَاثَةُ الْأُصُولِ وَأَدِلَّتُهَا

تین بنیادی باتیں اور ان کے دلائل



فضيلة الشيخ محمد تمیمی رحمہ اللہ

ثَلَاثَةُ الْأُصُولِ وَأَدِلَّتُهَا

تین بنیادی باتیں اور ان کے دلائل

لِلشَّيْخِ

مُحَمَّدِ التَّمِيمِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ

فضیلۃ الشیخ محمد تمیمی رحمہ اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تین بنیادی باتیں اور ان کے دلائل

فضیلۃ الشیخ محمد تمیمی رحمہ اللہ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، یہ بات اچھی طرح جان لیں کہ ہم پر درج ذیل چار مسائل کا علم حاصل کرنا واجب ہے۔

پہلا مسئلہ: اللہ تعالیٰ، اس کے نبی ﷺ اور اس کے دین یعنی اسلام کو دلائل کے ساتھ جاننا۔

دوسرا مسئلہ: علم پر عمل پیرا ہونا۔

تیسرا مسئلہ: اس (دین اسلام) کی طرف دعوت دینا۔

چوتھا مسئلہ: دعوت دین میں پیش آمدہ مشکلات و مصائب پر صبر و استقامت اختیار کرنا،

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَالْعَصْرِ ۝١ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝٢ إِلَّا الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝٣﴾

زمانے کی قسم۔

بے شک (بالیقین) انسان سرتاسر نقصان میں ہے۔

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔ [سورہ عصر:

[3-1

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”اگر اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر بطور حجت صرف اسی ایک سورت کو نازل فرماتا، تو یہ ان کی ہدایت کے لیے کافی ہوتی۔“

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: باب: قول اور عمل سے قبل حصول علم کا بیان؛ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: فَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ذُنُوبَكُمْ.. (سورۃ محمد: 9)، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قول و عمل سے پہلے علم کو ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، یہ بات بھی اچھی طرح جان لیں کہ مندرجہ

ذیل تین مسائل کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے:

پہلا مسئلہ: اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا، رزق عطا فرمایا اور یوں ہی ہمیں بے کار نہیں چھوڑ دیا، بلکہ ہماری طرف اپنا رسول بھیجا، چنانچہ جس نے آپ ﷺ کی اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے آپ ﷺ کی نافرمانی کی وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ۖ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا﴾ (١٦)

بے شک ہم نے تمہاری طرف بھی تم پر گواہی دینے والا رسول بھیج دیا ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔

تو فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت (وبال کی) پکڑ میں پکڑ لیا۔ [سورہ مزمل: 15-16]

دوسرا مسئلہ: اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کی عبادت میں اس

کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے، نہ کسی مقرب فرشتہ کو اور نہ کسی نبی مرسل کو۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَأَنَّ الْمَسْحِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾

اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔ [سورہ جن: ۱۸]

تیسرا مسئلہ: جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت و فرماں برداری کی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و یکتائی کو تسلیم کیا، اس کے لیے یہ ہر گز جائز نہیں کہ وہ ایسے لوگوں سے دوستی کا ناٹھ رکھے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ دشمنی رکھتے ہوں؛ خواہ وہ دنیوی رشتے کے اعتبار سے کتنے ہی قریبی رشتے دار کیوں نہ ہوں۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ
الْمُقْلِحُونَ ﴿٢٢﴾

اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے
رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہر گز نہ پائیں گے گو وہ ان
کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں
نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور
جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن
کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ
اللہ سے خوش ہیں یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں، آگاہ رہو! بے شک اللہ کا گروہ ہی
کامیاب ہونے والا ہے۔ [سورہ مجادلہ: 22]۔

یہ بات جان لو — اللہ آپ کی اپنی اطاعت و فرماں برداری کی طرف
رہنمائی فرمائے — کہ حنیفیت — یعنی ملتِ ابراہیمی — یہ ہے کہ آپ دین
کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اسی کی عبادت کریں، اسی کام کا اللہ
تعالیٰ نے تمام لوگوں کو حکم دیا ہے اور اسی غرض سے انھیں پیدا فرمایا ہے؛ جیسا
کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ (٥٦)

میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔ (سورہ ذاریات: 56)، 'يَعْبُدُونِ' کا معنی ہے 'يُؤْخِذُونِ'، یعنی خالص ایک اللہ کی عبادت کرنا اور اس کو ایک جاننا۔

اللہ تعالیٰ نے جن امور کا حکم دیا ہے، ان میں سب سے ارفع و اعلیٰ ”توحید“ ہے، جو ہر قسم کی عبادات صرف اللہ واحد کے لیے بجالانے کا دوسرا نام ہے۔

اور جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ان میں سب سے بڑا شرک ہے، جو غیر اللہ کو اپنی ندا و دعا میں اس کے ساتھ شامل کر لینے کا دوسرا نام ہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَأَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا...﴾

اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو... [سورہ

نساء: 36]

اگر آپ سے پوچھا جائے کہ وہ کون سے تین اصول ہیں، جن کی معرفت حاصل کرنا ہر انسان پر واجب و ضروری ہے؟

تو کہہ دیجیے: بندے کا اپنے رب، اپنے دین اور اپنے نبی محمد ﷺ کی معرفت حاصل کرنا۔

[پہلی بنیادی بات]

اگر آپ سے استفسار کیا جائے کہ آپ کا رب کون ہے؟

تو آپ کہہ دیجیے کہ میرا رب اللہ ہے، جس نے اپنے فضل و کرم سے میری اور تمام جہانوں کی پرورش و پرداخت کی، وہی میرا معبود ہے، اس کے سوا میرا کوئی دوسرا معبود نہیں ہے۔ دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ [سورہ فاتحہ: 2]۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کے سوا ہر چیز عالم (جہاں) ہے اور میں اس عالم کا ایک فرد ہوں۔

اگر آپ سے یہ سوال کیا جائے کہ آپ نے اپنے رب کو کس چیز کے ذریعے پہچانا؟

تو کہہ دیجیے کہ اس کی نشانیوں اور اس کی مخلوقات کے ذریعے سے۔

اس کی نشانیوں میں سے رات، دن، سورج اور چاند بھی شامل ہیں۔

اور اس کی مخلوقات میں ساتوں آسمان اور جو کچھ ان کے اندر ہے، اور ساتوں زمینیں اور جو کچھ ان کے اندر ہے، اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے، سب شامل ہیں۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾ (۲۷)

اور دن رات اور سورج چاند بھی (اسی کی) نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ نہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر تمہیں اس کی عبادت کرنی ہے تو۔ [سورہ فصلت: ۳۷]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

ثُمَّ أَسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُعْشَىٰ اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۚ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾

بے شک تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا ہے، پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خاص ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا، بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے اللہ جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔ [سورہ اعراف: 54]

رب سے مراد معبود ہے۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١﴾ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٢٢﴾﴾

اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے

لوگوں کو پیدا کیا، یہی تمہارا بچاؤ ہے۔

جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔ [سورہ بقرہ: 21-22]۔

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”ان تمام مذکورہ اشیا کا خالق (پیدا کرنے والا) ہی ہر قسم کی عبادت کا صحیح حق دار ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے جن انواع و اقسام کی عبادت کو بجالانے کا حکم دیا ہے، مثلاً: اسلام، ایمان، احسان؛ اور ایسے ہی دعا، خوف، امید، توکل، رغبت، رہبت (ڈر)، خشوع، خشیت، رجوع، مدد طلبی، پناہ طلبی، استغاثہ، ذبح و قربانی اور نذر و منت، اور ان کے علاوہ اور بھی عبادتیں ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے — یہ ساری عبادتیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا﴾

اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لئے خاص ہیں پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ

کسی اور کو نہ پکارو۔ [سورہ جن: ۱۸]

چنانچہ جس نے ان میں سے کوئی بھی عبادت غیر اللہ کے لیے کی، وہ مشرک و کافر ہے۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِنْدَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ﴾ ﴿۱۱۷﴾

جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔ [سورہ مؤمنون: 117]۔

اور حدیث میں آیا ہے: "الدُّعَاءُ مَعَ الْعِبَادَةِ". "دعا عبادت کا مغز (اصل) ہے۔"

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ ﴿۶۰﴾

اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا ہے) کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری

دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سری کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔ [سورہ غافر: 60]

خوف کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿...فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونَ إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ﴾

تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو، اگر تم مومن ہو۔ [آل عمران:

175]

امیدور جا کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿...فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا﴾

... تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔ [سورہ

کہف: 110]

توکل کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿...وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ﴾

اور تم اگر مومن ہو تو تمہیں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ [سورہ
مائدہ: 23] مزید ارشاد ہے:

﴿...وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ...﴾

اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا اللہ اسے کافی ہوگا۔ [سورہ طلاق: 3]

رغبت و رہبت اور خشوع کے عبادت ہونے کی دلیل یہ فرمان باری تعالیٰ
ہے:

﴿...إِنَّهُمْ كَانُوا يُسْرِعُونَ فِي الْأَخْيَرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا
وَكَانُوا لَنَا خَشِيعِينَ﴾

... یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ
طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے
تھے۔ [سورہ انبیاء: 90]

خشیت کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿...فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ...﴾

... سو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ ہی سے ڈرو... [سورہ مائدہ: 3]۔

انابت اور رجوع کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ...﴾

تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ... [سورہ زمر: 53]

استعانت کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾

ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ [سورہ فاتحہ: 5]، حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "إِذَا اسْتَعْنَتْ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ". "جب تم مدد طلب کرو، تو اللہ تعالیٰ سے طلب کرو" استعاذہ (پناہ طلبی) کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾

آپ کہہ دیجئے! کہ میں صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں۔ [سورہ فلق: 1]،

اور

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾

آپ کہہ دیجئے! کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں۔ [سورہ ناس: ۱]

استغاثہ کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ...﴾

اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری سن لی... [سورہ انفال: 9]۔

ذبح و قربانی کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٦﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ...﴾

آپ فرمادیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنایہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔

اس کا کوئی شریک نہیں... [سورۃ اُنعام: 162-163]۔ اور سنت سے اس کی دلیل یہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ". "جس نے غیر اللہ کے لیے ذبح کیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔"

نذر کے عبادت ہونے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿يُؤْفُونَ بِاللَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا﴾ (٧)

جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔ [سورہ انسان: 7]۔

دوسری بنیادی بات

دین اسلام کو دلائل کے ساتھ جاننا۔ اسلام، توحید کے ذریعے اللہ کے سامنے خود سپردگی، اطاعت کے ذریعے اس کی فرماں برداری اور شرک و مشرکین سے براءت کا نام ہے۔

دین کے تین مراتب ہیں: اسلام، ایمان اور احسان

ہر مرتبے کے کچھ ارکان ہیں۔

اسلام کے پانچ ارکان ہیں: اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور بیت اللہ شریف کا حج کرنا۔

گواہی کی دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا
بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (١٨)

اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی
معبود نہیں اور وہ عدل کو قائم رکھنے والا ہے، اس غالب اور حکمت والے کے سوا
کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ [سورہ آل عمران: 18].

اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) میں اللہ کے سوا ان تمام چیزوں کی نفی ہے، جن کی عبادت ہوتی
ہے۔

إِلَّا اللَّهُ: "عبادت صرف ایک اللہ ہی کے لیے ثابت ہے۔

اس کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اسی طرح اس کی بادشاہت میں
بھی اس کا کوئی شریک نہیں۔

اس شہادت کی تفسیر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مکمل وضاحت کے ساتھ بیان کر رہا
ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٦٦﴾ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي..﴾

اور جبکہ ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے والد سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔

بجز اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے.. [سورہ زخرف: 26-27]،
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ يٰٓأَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴿٦٤﴾﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں نہ اس کے ساتھ کسی کو شریک بنائیں، نہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں۔ پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔

[سورہ آل عمران: 64]

اس بات کی شہادت کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اس کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (۱۲۸)

تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے، جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، ایمان والوں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ [سورہ توبہ: 128]۔

محمد رسول اللہ کی شہادت کا معنی یہ ہے: آپ کے حکم کی اطاعت، آپ کی خبر کی تصدیق، آپ کی ممانعت سے اجتناب، اور یہ کہ آپ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہی اللہ کی عبادت کی جائے۔

نماز، زکوٰۃ اور توحید کی تفسیر کی مشترکہ دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ﴾

انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں۔ یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔ [سورہ بینۃ: 5]

رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی دلیل یہ ارشاد الہی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ [سورہ بقرہ: 183]

بیت اللہ کاج کرنے کی دلیل یہ فرمان الہی ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَن كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (۹۷)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں اس گھر کاج فرض کر دیا ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے تو اللہ تعالیٰ (اس سے بلکہ) تمام دنیا سے بے پروا ہے۔ (سورہ آل عمران: 97)۔

دوسرا مرتبہ: ایمان؛ اس کی ستر سے بھی زیادہ شاخیں ہیں، جن میں سب سے افضل شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے، اور سب سے ادنیٰ شاخ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے، اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

ایمان کے چھ ارکان ہیں: اللہ پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر ایمان لانا، اس کی کتابوں پر ایمان لانا، اس کے رسولوں پر ایمان لانا، قیامت کے دن پر ایمان لانا اور اچھی و بُری تقدیر پر ایمان لانا۔

ایمان کے ان چھ ارکان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ ءَامَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ...﴾

ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منھ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو... [سورہ بقرہ: ۱۷۷]۔

تقدیر پر ایمان کی دلیل یہ فرمان الہی ہے:

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾^(۴۹)

بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے۔ [سورہ قمر:

49]-

تیسرا مرتبہ: احسان — یہ ایک ہی رکن ہے — اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ اللہ کی اس طرح عبادت کریں گویا آپ اسے دیکھ رہے ہیں، اگر یہ تصور نہیں کر سکتے تو اتنا تو خیال ضرور رکھیں کہ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ﴾^(۱۲۸)

یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔ [سورہ

نحل: 128]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ﴾^(۲۱۷) الَّذِي يَرْزُقُكَ حِينَ تَقُومُ^(۲۱۸)
وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدَيْنِ﴾^(۲۱۹)

اپنا پورا بھروسہ غالب مہربان اللہ پر رکھ۔

نہایت سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے، اس پر سفر کے آثار بھی نہیں دکھائی دے رہے تھے اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب بیٹھ گیا، اس نے اپنے دونوں گٹھنے آپ کے گٹھنوں سے ملا دیے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنی دونوں رانوں پر رکھ لیے اور کہا: اے محمد (ﷺ)!

أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ؟ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے؟
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِسْلَامُ: أَنْ تَشْهَدَ أَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ - فَعَجِبْنَا لَهُ، يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ -
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ آپ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں، رمضان کے روزے رکھیں، اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کریں۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا؛ تو ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ وہ ان سے سوال بھی کرتا ہے اور ان کی تصدیق بھی کرتا ہے۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ؟ انہوں نے کہا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟

قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ،

وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرُهُ وَشَرُّهُ، قَالَ: صَدَقْتَ. آپ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر ایمان لائیں اور تقدیر کے اچھی اور بری ہونے پر ایمان لائیں، فرمایا: آپ نے سچ کہا۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ؟ انہوں نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟

قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. فرمایا: آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کریں گویا کہ آپ اس کو دیکھ رہے ہوں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم یہ کیفیت ضرور ہونی چاہیے کہ وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ؟ عرض کیا: ”پھر مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟“

قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. آپ نے فرمایا: اس کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے، وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ انہوں نے کہا: ”پھر آپ ﷺ مجھے اس کی علامات کے بارے میں بتائیے؟“

قَالَ: أَنْ تِلْدَ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْخُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوُلُونَ فِي الْبُنْيَانِ. آپ نے فرمایا: یہ کہ باندی اپنی مالکہ کو جنم دے، اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، فقیر و نادار بکری چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ بلند و بالا عمارتیں بنوانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے لگیں۔

قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ! أَتَذَرِي مِنَ السَّائِلِ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ، أَتَأْكُمُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ". پھر وہ چلا گیا اور میں کچھ دیر تک ٹھہرا رہا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جبریل (علیہ السلام) تھے، جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

[تیسری بنیادی بات]

اپنے نبی محمد ﷺ کی معرفت۔ آپ کا نام نامی اسم گرامی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم ہے۔ بنی ہاشم قبیلہ قریش سے اور قریش عرب سے اور

عرب حضرت اسماعیل بن ابراہیم خلیل اللہ علیہما و علی نبینا افضل الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں۔

آپ کو تریسٹھ سال کی عمر ملی۔ چالیس سال نبوت سے پہلے اور تینس سال نبی و رسول بننے کے بعد۔

آپ ﷺ کو ”مُتَرَاً“ کے ساتھ شرف نبوت حاصل ہوا اور ”اَلْمُدَّتَّرُ“ کے ساتھ بار رسالت سے مشرف کیا گیا۔ آپ کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ ہے۔

اللہ نے آپ کو شرک سے ڈرانے والا اور توحید کی جانب بلانے والا بنا کر بھیجا تھا۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّتِّرُ ۝۱ قُمْ فَأَنْذِرْ ۝۲ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝۳ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝۴ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝۵ وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝۶ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝۷﴾

اے کپڑا اوڑھنے والے۔

کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے۔

اور اپنے رب ہی کی بڑائیاں بیان کر۔

اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر۔

ناپاکی کو چھوڑ دے۔

اور احسان کر کے زیادہ لینے کی خواہش نہ کر۔

اور اپنے رب کی راہ میں صبر کر۔ [سورہ مدثر: 1-7]۔

اور

﴿قُمْ فَأَنْذِرْ﴾

کھڑا ہو جا اور آگاہ کر دے۔ آپ شرک سے ڈرائیں اور توحید کی دعوت

دیں۔

﴿وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ﴾

یعنی توحید کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کریں۔

﴿وَتِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾

یعنی اپنے اعمال کو شرک سے پاک رکھیں۔

﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾

الرُّجُوءُ، کے معنی اِصْنَام (بت) ہیں۔ ان کو ترک کرنے کا مطلب ہے: ان اِصْنَام کو چھوڑ دینا اور ان اِصْنَام اور ان کے پرستار مشرکوں سے بیزاری و براءت کا اظہار کرنا۔

آپ ﷺ اسی کے مطابق دس سالوں تک لوگوں کو توحید کی دعوت دیتے رہے۔ دس سال کے بعد آپ ﷺ کو آسمانوں کی سیر (معراج) کرائی گئی اور آپ پر پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی۔ آپ ﷺ تین سال تک مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرتے رہے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ملا۔

بلدِ شرک سے بلدِ اسلام کی طرف منتقل ہو جانے کا نام ”ہجرت“ ہے۔

بلدِ شرک سے بلدِ اسلام کی طرف ہجرت کرنا اس امت پر فرض ہے، اور ہجرت قیامت تک باقی رہے گی۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْنَاهُمُ الْغَالِبِينَ أَنْفُسُهُمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٩٧﴾ إِلَّا

الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً
وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ﴿٩٨﴾

جو لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔ جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہیں تو پوچھتے ہیں، تم کس حال میں تھے؟ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم اپنی جگہ کمزور اور مغلوب تھے۔ فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم ہجرت کر جاتے؟ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ پہنچنے کی بری جگہ ہے۔

مگر جو مرد عورتیں اور بچے بے بس ہیں جنہیں نہ تو کسی چارہ کار کی طاقت اور نہ کسی راستے کا علم ہے۔ [سورہ نساء: ۹۷-۹۸]۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَعْبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةً فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ﴾ ﴿٩٦﴾

اے میرے ایمان والے بندو! میری زمین بہت کشادہ ہے سو تم میری ہی عبادت کرو۔ [سورہ عنکبوت: 56]۔

امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”یہ آیت ان مسلمانوں کے بارے میں

نازل ہوئی، جو مکہ میں رہ گئے اور جنہوں نے ہجرت نہیں کی، اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کے وصف سے متصف کر کے پکارا ہے۔“

حدیث سے ہجرت کی دلیل رسالت مآب ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے: "لَا تَنْقُطُ الْعِجْرَةُ حَتَّى تَنْقُطَ التَّوْبَةُ، وَلَا تَنْقُطَ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا". ”ہجرت ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ توبہ کا سلسلہ ختم ہو جائے، اور توبہ ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج پچھم سے نکل آئے۔“

جب مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کو استقلال نصیب ہوا، تو آپ ﷺ کو اسلام کے بقیہ احکام و شرائع مثلاً زکوٰۃ، روزہ، حج، اذان، جہاد، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حکم دیا گیا۔ اس کے مطابق آپ ﷺ نے دس برس گزارے۔

آپ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے، لیکن آپ ﷺ کا دین باقی ہے۔ یہ آپ ﷺ کے دین کی شان ہے۔ بھلائی کا کوئی ایسا کام نہیں جس کی طرف آپ ﷺ نے امت کی راہ نمائی نہ کی ہو اور برائی کا کوئی ایسا کام نہیں جس سے آپ ﷺ نے اسے آگاہ نہ کیا ہو۔

جس خیر کی طرف آپ نے امت کی رہنمائی کی، اس میں سرِ فہرست توحید

ہے اور اس میں اللہ کی پسند و رضا کے سارے کام شامل ہیں۔

اور جس شر اور برائی سے آپ نے ڈرایا ہے، اس میں سر فہرست شرک ہے، ساتھ ہی اس میں تمام وہ کام شامل ہیں جو اللہ کو ناپسند اور ناگوار ہیں۔

اللہ نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے نبی بنا کر بھیجا اور سارے جنوں اور انسانوں پر آپ کی اطاعت کو فرض کیا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا...﴾

آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہوں... [سورہ اعراف: 158]۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے دین اسلام کو مکمل کر دیا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿...اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا...﴾

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔ [سورہ مائدہ: 3]۔

آپ ﷺ کی وفات کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿٣١﴾﴾

یقیناً خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں۔
پھر تم سب کے سب قیامت والے دن اپنے رب کے سامنے جھکڑو گے۔
[سورہ زمر: 30-31]

سارے لوگ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اٹھیں گے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ﴿٥٥﴾﴾

اسی زمین میں سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی میں پھر واپس لوٹائیں گے اور اسی سے پھر دوبارہ تم سب کو نکال کھڑا کریں گے۔ [سورہ طہ: 55] اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاللَّهُ أَتَبَّكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ﴿١٧﴾ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا

وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ﴿١٨﴾

اور تم کو اللہ نے زمین سے ایک (خاص اہتمام سے) اگایا ہے (اور پیدا کیا ہے)۔

پھر تمہیں اسی میں لوٹالے جائے گا اور (ایک خاص طریقہ) سے پھر نکالے گا۔ [سورہ نوح: 17-18]

اٹھائے جانے کے بعد ان کا حساب و کتاب ہوگا اور انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿...لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسْتَوُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى﴾

... تاکہ اللہ تعالیٰ برے عمل کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے اور نیک کام کرنے والوں کو اچھا بدلہ عنایت فرمائے۔ [سورہ ہنجم: 31]۔

موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والا کافر ہے۔ دلیل یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ

لَتَتَّبِعُونَ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٧﴾

ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم! تم ضرور دوبارہ اٹھائے جاؤ گے پھر جو تم نے کیا ہے اس کی خبر دیئے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔ [سورہ تغابن: 7]

اللہ نے تمام رسولوں کو خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجا تھا۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿رُسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ...﴾

ہم نے انہیں رسول بنایا ہے، خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر رہ نہ جائے۔ [سورہ نساء: 165]

سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔

اور سب سے آخری رسول محمد ﷺ ہیں، آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں؛ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ
وَحَاتَمَ النَّبِيِّينَ...﴾

(لوگو) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے...
[سورہ احزاب: 40].

حضرت نوح علیہ السلام کے پہلے رسول (نہ کہ پہلے نبی) ہونے کی دلیل یہ
ارشاد الہی ہے:

﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ...﴾
یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ السلام)
اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف... [سورہ نساء: 163]

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے لے کر محمد ﷺ تک ہر امت کی طرف
رسول بھیجے ہیں، جو اپنی امت کے لوگوں کو صرف اللہ کی عبادت کا حکم دیتے اور
”طاغوت“ کی عبادت سے منع کرتے چلے آئے ہیں۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان
ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا
الطَّاغُوتَ...﴾

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور
اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو... [سورہ نحل: 36]

اللہ تعالیٰ نے تمام بندوں (جن وانس) پر طاغوت کا انکار کرنا اور اللہ پر ایمان
لانا فرض قرار دیا ہے۔

ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”جس کسی بھی باطل معبود (جس کی اللہ کے
سوا عبادت کی جائے) یا متبوع (جس کی ایسے امور میں اتباع کی جائے، جن میں
اللہ تعالیٰ کی معصیت ہو) یا مطاع (حلت و حرمت میں جس کی اطاعت اس
طرح کی جائے کہ فرامین الہی کی مخالفت لازم آئے) کی وجہ سے بندہ اپنی حدود
بندگی (خالص عبادت الہی) سے تجاوز کر جائے، وہی چیز ”طاغوت“ ہے۔“

طاغوت تو بے شمار ہیں، مگر ان میں سربر آوردہ پانچ ہیں: ابلیس لعین، ایسا
شخص جس کی عبادت کی جائے اور وہ اس پر راضی ہو، ایسا شخص جو لوگوں کو اپنی
عبادت کرنے کی دعوت دیتا ہو، ایسا شخص جو علم غیب جاننے کا دعویٰ کرتا ہو اور
ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی شریعت کے خلاف فیصلہ کرے۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۚ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ
بِالطَّغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ
لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (۲۵۶)

دین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں، ہدایت ضلالت سے روشن ہو چکی
ہے، اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ
تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا اور اللہ
تعالیٰ سننے والا، جاننے والا ہے۔ [سورہ بقرہ: 256]، یہی 'لا اِلهَ اِلاَّ اللہ' (اللہ
کے سوا کوئی معبود برحق نہیں) کا صحیح معنی و مفہوم ہے، حدیث ہے: "رَأْسُ
الْأَمْرِ: الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ: الصَّلَاةُ، وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ".
”دین کی اصل اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد فی سبیل اللہ
ہے۔“

اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

فہرست

- 8.....[پہلی بنیادی بات]
17.....:دوسری بنیادی بات
27.....[تیسری بنیادی بات]





رسالة الحجامة

حرمین کا پیغام

مسجد حرام اور مسجد نبوی کے زائرین کے لیے
مختلف زبانوں میں رہنمائی کرنے والی شرعی کتابیں

